

جواز

از قلم: رمشاء نفیس

وہ آف وائٹ شروانی زیب تن کیے، دلکش اور وجیہی شخصیت کا مالک تھا۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سی خوشی تھی، جیسے کسی کہ مل جانے کی خوشی، کسی خاص کے پاس ہونے کی خوشی، کچھ حاصل کر لینے کی خوشی جس کی چاہ کی ہو۔ وہ خوش تھا، اُسکے چہرے اور آنکھوں کی چمک سے عیاں تھا۔ لبوں پر مسکراہٹ تھا۔ اُس نے ہینڈل پر ہاتھ جمایا۔ ہاتھ پسینے کی وجہ سے گیلا ہوا تھا اور وہ کچھ نروس سا لگتا تھا۔ اُس نے ہینڈل پر سے ہاتھ اٹھالیا اور خود کو کچھ ڈانٹا تھا۔

"میں اتنا نروس کیوں ہو رہا ہوں؟ نروس تو اُسے ہونا چاہیے، میں تو دولہا ہوں۔۔۔ اور دولہے نروس نہیں ہوتے۔" وہ جھنجھلاہٹ سے بولا۔

اگر اُس جسی دولہن ہو تو دولہے ہی نروس ہوتے ہیں۔ "اس بار اُس کے اندر سے آواز آئی وہ نیچلا ہونٹ دانتوں میں دبایے اور آنکھوں کو سُکڑے، جیسے کچھ سوچ رہا ہو یا کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتا ہو۔۔۔ ہینڈل کو گھوما اور اندر جا، وہ تیرا انتظار کر رہی ہو گی۔" اُس نے خود کو ہی جھنجھوڑا۔ for God Sake

"احمر۔۔۔ احمر۔۔۔"

کیسے جاؤ اندر؟ اُسکو دیکھتے ہی میری بولتی جو بند ہو جاتی ہے، الفاظ کہی کہو سے جاتے ہیں۔

"کیا کرو میں؟" وہ تذبذب کا شکار لگتا تھا۔

یار دولہا ہے۔۔۔ تو دولہا۔ ضمیر بولا تھا اور اُسکے ادولہے ہونے کی اہمیت کو واضح کیا گیا تھا۔

مجازی۔۔۔ خدا۔۔۔ "you know" تو شوہر ہے اُسکا۔ مجازی خدا ہے تو اُسکا

"مجازی خدا" لفظ کو زور دیکر بولا گیا۔ کہ اُسکی اہمیت واضح جاسکے۔

اُنہوں۔۔۔ ہلکا سا گردن کونہ میں ہلایا۔

"میں ایسے شوہروں میں سے نہیں ہونا چاہتا جو اپنی بیویوں کو دبا کر رکھتے ہیں۔ بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ ہم میاں

بیوی سے زیادہ دوست بن کر رہیں۔"

تو جیسا بھی شوہر بننا چاہتا ہے۔۔۔ واٹ ایور۔۔۔ ضمیر بے زاری سے بولا۔

"اندر تو جا میرے باپ"

نہیں یار اندر تو میں چلا جاؤ۔ لیکن۔۔۔۔ کچھ ہے جو مجھے روک رہا ہے یا ایسے کہو کہ میں کچھ بھول رہا ہوں۔ کچھ ایسا

جو بہت خاص ہے۔

"خاص؟۔۔ کیا ہے وہ خاص؟" ضمیر نے سوال کیا۔

احمر نے انکھیں بند کی۔ دماغ پر زور جیسے کچھ یاد کر رہا ہو یا پھر ماضی کی یادوں میں سے کچھ کھنکال رہا ہوں۔ یا کچھ دھونڈ رہا ہوں۔

ماضی میں کسی کے نرم اور سمجھانے والے انداز میں کہی گئی باتیں ایک بار پھر سے اُس کی سماعت کے ساتھ ٹکرائی۔ "شادی ایک مقدس فریضہ ہے۔ اللہ کے پسندیدہ کاموں میں سے ایک اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین سنتوں میں سے ایک۔ جن کو جلد کرنے کا حکم دیا گیا۔" ماضی میں کسی کے سنے گئے الفاظ ایک بار پھر سے اُس کی سماعت کے ساتھ ٹکرا رہے تھے۔ صرف یہ ہی نہیں تھے بلکہ کچھ اور بھی تھے۔

"پتہ ہے ہمارے ارگرد لوگوں کی شادیوں کا انجام اچھا کیوں نہیں ہوتا، کیوں وہ طلاق یا علیحدگی پر ختم ہو جاتی ہیں؟ کیونکہ ہم شادیوں جیسے پُر مسرت موقع پر اللہ کو ناراض کر دیتے ہیں۔۔۔ ہم بہت ساری نافرمانیاں کر جاتے ہیں۔۔۔ ہم شادیوں پر ہر چھوٹی بڑی ہر رسموں کو یاد رکھتے ہیں۔ لیکن۔۔۔ سب سے اہم چیز جو ہمیں کرنا ہوتی ہے ہم اُسے بھول جاتے ہیں۔ ہم دولہا دولہن کو ہر بات سمجھاتے ہیں کہ ایسے کرنا ویسے نہ کرنا۔ لیکن پتہ ہے کہ ہم ہمیشہ اصل اور خاص بات کو بھلا ہی جاتے ہیں۔"

"پتہ ہے کہ وہ خاص بات یا کام کیا ہے؟۔۔۔ وہ ہے اُس موقع پر بھی اللہ کو یاد رکھنا، اُن کا شکر ادا کرنا۔ جس نے ہمیں اس سنت کو ادا کرنا نصیب فرمایا"

"شکر ادا کرنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ صرف دُعا مانگ لی جائے۔ نہیں صرف دعا کافی نہیں۔۔۔ بلکہ ہمیں وہ کرنا چاہیے جو اللہ کو پسند ہو۔۔۔ اور اللہ کو پسند ہے جُھکنے والے۔۔۔ جو اُس کے سامنے جُھک کے شکر ادا کرتے

ہیں۔۔۔ شکرانے کی نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ کے حضور دُعا اپنی شادی کی کامیابی کے لیے کرتے ہیں۔۔۔ یہ ہے وہ خاص کام جیسے ہم کم ہی یاد رکھ پاتے ہیں۔

احمر کے لب "اُوہ" میں سکڑے۔

تو کیسے بھول سکتا ہے احمر یار۔

اپنے سر کے پیچھے خود ہی ایک چت لگائی۔ اب اُس کا چہرہ مارے خوشی کے چمک رہا تھا۔

جو بھول رہا تھا وہ یاد آ گیا تھا۔

وہ تھا اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا۔

وہ دروازے سے ہی پلٹ گیا۔

اُس نے اپنے رب کے حضور شکرانے نفل ادا کیے اور اب تشہد کی حالت میں ہاتھ اُوپر کو اٹھائے بیٹھا دعا مانگ رہا تھا۔

"یا اللہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے آپ اُسے میری بیوی کے عہدے پر بیٹھا کر مجھے مکمل کر دیا۔ اے

میرے رب ہماری شادی کو خوشحال اور کامیاب بنادیں۔ ہم دونوں کو محبت و پیار کے ساتھ رہنا نصیب عطا فرما

۔ دونوں کو ایک دوسرے کے حق میں بہتر ثابت کرنا، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے ساتھ مخلص رکھنا

، دونوں کے دلوں ایک دوسرے کے لیے، یقین، بھروسہ، اعتماد اور اتفاق بھر دینا۔ ہمیں بہترین جوڑوں میں سے

ایک جوڑا بنانا۔۔۔ یا اللہ اگر ہم سے کوئی غلطی یا نافرمانی ہو جائے تو معاف فرمادینا اور آخر میں ہمیں خوشحال اور پُر سکون زندگی عطا فرمانا۔۔۔ آمین یا رب العالمین۔۔۔

ہاتھ چہرے پر پھیرے اور مصلے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

مصلہ تہہ کیا اور ٹوپی اُتار کر وہی رکھی۔ شیشے کے سامنے آکر اپنے بال درست کیے، شروانی کو کچھ سیٹ کیا۔ Finally لبوں پر مسکراہٹ پہلے سے ہی بکھری ہوئی تھی۔ اور اب وہ خاص کام کرنے کے بعد اُسے اپنے کمرے میں جانا تھا کیونکہ وہ وہاں کب سے بیٹھی اُسکے انتظار میں ہو گئی۔

احمر کمرے کا دروازہ کھول کے کمرے میں داخل ہوا تو کمرے کا منظر کچھ ایسا تھا کہ تمام بتیاں روشن تھیں، کمرہ گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ جگہ جگہ پھولوں کے گلدستے پڑے ہوئے تھے۔ گلاب اور موتیے کی خوشبوؤں سے کمرہ مہک رہا تھا۔

وہ جو سبجے بیڈ پر عروسی لباس میں ملبوس کسی مہارانی کی ٹھاٹ سے بیٹھی تھی، کسی مہارانی سے کم بھی نہ لگ رہی تھی۔ دولہن بن کر اُس پر الگ سا ہی روپ چڑھا تھا۔

احمر نے آرش کو زیادہ تر سادہ ہی دیکھا تھا لیکن چند گھنٹے پہلے جب نکاح کے بعد آرش کو اُس کے ساتھ سٹیج پر بیٹھانے کے لئے لایا گیا تو وہ اُسے دیکھتا ہی رہ گیا اور تو اور ارد گرد کی آوازے آنا بند ہو گئی تھی۔ وہ جسے اُس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا نہ تھا۔ پتہ نہیں کیا تھا اُس کی پرسنلٹی میں کہ آنکھ خود بہ خود جھک جاتی تھی۔ ویسے تو ہر عورت کی عزت کرنی چاہیے لیکن اُس میں کچھ تھا کہ بندہ خود بہ خود اُسکی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ وہ بھی ہو جاتا تھا۔

احمر کو دیکھ کر ارش کے اپنا ڈوپٹہ درست کرتے ہاتھ ور کے تھے۔ وہ اُسے آتا دیکھ کر نرم سا مسکرائی۔ احمر کے چہرے پر پہلے سے ہی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ اُس نے دروازہ لاک کیا اور قدم قدم چلتا بیڈ تک آ پہنچا، وہ ذرا کو ٹھیک ہو کر بیٹھی۔ وہ بیڈ پر آ بیٹھا اور بازو کا تکیا بنا کر اُس کے سامنے لیٹ گیا اور نظر اُس پر سے ہٹا کر اوپر چھت پر جمالی۔

وہ اُس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا، کچھ بتانا چاہتا تھا اور کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔ لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے۔ اُس کے سامنے آ کر الفاظ تو جیسے کہی کھو سے ہو گے تھے یا ایسے کہو کہ ختم سے ہو گے تھے۔

بالا آخر ایک دم سے اُس کے منہ سے نکلا۔

"مجھ سے محبت کب ہوئی؟" احمر نے ارش کو جواب کے لیے دیکھا۔

"چند گھنٹے پہلے" اعتماد سے بولی۔

احمر کی بھنویں اُلجھن سے سکڑی اور وہ کہنی کہ بل اُس کے سامنے اُٹھ بیٹھا۔

وہ جو کب سے اُسکی محبت میں گرفتار تھا۔ اُس اے شادی کرنے کے کتنے جتن کیے تھے اور یہ جذبات سے عاری جو اُسکی بیوی بن چکی تھی، "اُسے اس سے محبت صرف۔۔۔" اندر کچھ ڈوب کے اُبھرا تھا۔ اور "صرف چند گھنٹے پہلے ہوئی ہے۔"

اور اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"مِس ارش مبین" زور دیکر بولا

"آپ اپنی مجھ سے چند گھنٹے پہلے ہوئی محبت پر روشنی ڈالنا پسند کریں گی۔" احمر کو جیسے بُرا لگا تھا۔

وہ نرم سا مسکرائی۔

"مسسز احمر" ارش اس طرح سے بولی جیسے اُسے اپنا نام غلط لینے پر درست نام بتایا ہو۔

احمر نے کو اُس کا یوں بولنا اچھا لگا تھا لیکن اُس نے اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے بولا۔
"اوکے۔۔۔ مسسز احمر۔۔۔" وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "اب ٹھیک" اُس نے پوچھا۔

ارش نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔
پھر وہ زرا معصومیت سے بولنا شروع ہوئی۔

"پہلے میرے پاس آپ سے محبت کرنے کا کوئی جواز ہی نہ تھا۔"

احمر بے اُس کی اس بات پر بے اختیار ہنسا تھا اور ہنسی کے دوران ہی بولا۔ "تمہارے پاس مجھ سے محبت کرنے کا کوئی جواز ہی نہ تھا؟۔۔۔ اور چند گھنٹے پہلے یہ جواز کہا سے پیدا ہو گیا کہ تمہیں مجھے سے محبت ہو گئی؟"

"نکاح۔۔۔ آپ کا اور میرا نکاح جو کہ چند گھنٹے ہی پہلے ہوا ہے۔"

احمر کے چہرے کی چمک کچھ اور بڑھی، لبوں پر مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی اور وہ اب دلچسپ انداز میں اُسے سن رہا تھا جو کہ بول رہی تھی۔

"آپ جانتے ہیں کہ جب مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا مجھے احمر ابراہیم اپنے نکاح میں قبول ہے؟ تو میرے ہاں کہتے ہی محبت کا پہلا خانہ بھر گیا تھا، پھر دوسری دفعہ ہاں کہنے پر دوسرا خانہ پھر اسی طرح تیسری دفعہ ہاں کہتے ہی تینوں خانے آپ کی محبت سے بھر چکے تھے۔۔۔۔ صرف آپ کی محبت سے بھا چکے تھے۔" آخری جملہ جیسے اُس نے بتایا تھا۔

"نکاح اصل جواز یا وجہ ہوتا ہے محبت کرنے کی۔ یہ منگنیاں وغیرہ محبت کرنے کی وجہ نہیں ہوتی، بلکہ نکاح ہوتا ہے۔۔۔ اور چند گھنٹے پہلے ہوا ہمارا نکاح میری آپ سے محبت کرنے کا جواز ہے اور ویسے بھی اصل محبت تو محرم کے سنگ ہی ہوتی ہے ناں" ارش نے احمر سے پوچھا جو کہ بس اُسے دیکھنے میں مگن تھا۔ وہ ذرا پوچھے جانے پر ہڑبڑا گیا۔
"ہا۔۔۔۔۔ ہاں بالکل درست" اُس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اور ارش چہرہ نیچے کیے مسکرائی تھی۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

"تم نے ٹھیک کہا محبت کرنے کے لیے جواز کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جہاں جواز نہ ہو وہاں شاید محبت بھی نہیں ہوا کرتی اور جواز اور وجوہات کا ہونا محبت کو زیادہ مضبوط بناتا ہے چاہے وہ محبت کسی سے بھی ہو۔"

"میری تم سے محبت کا جواز نہیں پوچھو گی؟"

ارش نے نظر اٹھا کر اُسے دیکھا، شانے اُچکائی جیسے اُسے کیا پتہ۔

وہ ذرا کو اُسکے قریب ہوا اور سرگوشی کی۔

"تمہاری یہ خوب صورت باتیں اور۔۔۔۔۔ یہ نرم سی مسکان" اُس کی مسکان پر اشارہ کیا۔

ارش نے اپنی شرماتہ ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔ احمر نے جیب سے محمل کی ڈبیہ نکالی اُس میں ہیرے کے انگوٹھی تھی۔

"احمر نے اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا، ارش نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ دیے دیا، اُس نے انگوٹھی اُسکو پہنا دی۔ May I

"I LOVE YOU MRS AHMAR"

وہ صرف مسکرائی تھی۔

احمر کو پتہ تھا کہ وہ جواب نہیں دے گی۔

اُس کے لیے اُس کی محبت بھری مسکراہٹ ہی کافی تھی۔

دل و وجود میں ایک الگ سا سکون تھا کیونکہ اُسکی اللہ سے مانگی گئیں تمام دعائیں قبول ہو چکی تھیں۔

اور جس سے اُس سے محبت تھی، وہ اُس کی بیوی بنی سامنے بیٹھی تھی اور اُس سے محبت کرتی تھی چاہے چند گھنٹے پہلے ہی سہی لیکن کرتی تو ہے ناں۔

اُن دونوں کے پاس ایک دوسرے سے محبت کرنے کے جواز موجود تھے۔

The End